

1 ایس سی آر

سپریم کورٹ رپورٹس

549

24 مارچ 1961

از عدالت الاعظمیٰ

دی اوریجنٹ سپرملز لمیٹڈ۔

بنام

ریاست اٹریس و دیگران

(اورنسلک اپیل)

(ایس کے داس، جے ایل کپور، ایم ہدایت اللہ، جے سی شاہ اور ایل وینکٹا رامائیر، جسٹسز)

سیلز ٹیکس۔ ریاست سے باہر کی فروخت پر عائد ٹیکس۔ واپسی، اگر ڈیلر یا خریدار کے ذریعے قابل دعویٰ ہو۔ ٹیکس دہندہ کا بنیادی حق۔ معقول پابندی۔ اٹریسہ سیلز ٹیکس ایکٹ، (XIV آف 1947)، دفعہ 9B، شق (3)، 14۔ اٹریسہ سیلز ٹیکس (ترمیم) ایکٹ، 1958 (28 آف 1958) دفعہ 14A۔ آئین ہند، آرٹیکل 19(1)(f)۔

اپیل کنندگان جو اٹریسہ سیلز ٹیکس ایکٹ، 1947 کے تحت ڈیلروں کے طور پر رجسٹرڈ تھے، خریداروں سے ان کی طرف سے کی جانے والی تمام فروخت پر سیلز ٹیکس وصول کرتے تھے بشمول دوسری ریاستوں میں ڈیلروں کو فروخت۔ ان کا اندازہ لگایا گیا اور ان کے کاروبار پر ٹیکس ادا کیا گیا جس میں ریاست اٹریسہ سے باہر کی فروخت بھی شامل تھی، لیکن ریاست بمبئی بمقابلہ یونائیٹڈ موٹرز (انڈیا) لمیٹڈ، (1953) ایس سی آر 1069 میں اس عدالت کے فیصلے کے بعد، انہوں نے اس بنیاد پر ادا کردہ ٹیکس کی واپسی کے لیے ایکٹ کی دفعہ 14 کے تحت درخواست دی کہ ریاست سے باہر کی فروخت آئین کے آرٹیکل 286 کی شق (1)(اے) کے تحت قابل ٹیکس نہیں تھی۔ سیلز ٹیکس اتھارٹیز اور بورڈ آف ریونیو نے رقم کی واپسی سے انکار کر دیا تھا۔ بورڈ آف ریونیو کے احکامات کے خلاف سرٹیسیری اور مینڈمس کی

رٹس کے لیے اپیل گزاروں کی طرف سے دائر درخواستوں میں ہائی کورٹ نے مخصوص مدت کے لیے ادا کیے گئے ٹیکس کی واپسی کا حکم دیا اور دیگر مدتوں کے حوالے سے اسے مسترد کر دیا۔ تاہم، اٹریسہ سیلز ٹیکس ایکٹ میں 1958 میں ترمیم کی گئی تھی جس میں دفعہ 14-اے کو شامل کیا گیا تھا جس میں کہا گیا تھا کہ رقم کی واپسی کا دعویٰ صرف وہی شخص کر سکتا ہے جس سے ڈیلر نے سیلز ٹیکس کے ذریعے یا دوسری صورت میں رقم وصول کی تھی۔

یہ مانا گیا کہ اٹریسہ سیلز ٹیکس (ترمیم) ایکٹ، 1958 کی دفعہ 14-اے کے تحت، ٹیکس کی واپسی جس کی ڈیلر ادائیگی کرنے کا ذمہ دار نہیں تھا، اس شخص کے ذریعے دعویٰ کیا جاسکتا ہے جس سے ڈیلر نے اصل میں اسے وصول کیا تھا، چاہے وہ سیلز ٹیکس کے طور پر ہو یا دوسری صورت میں، اور ڈیلر کے ذریعے نہیں۔

مقننہ نامناسب طور پر جمع کردہ سیلز ٹیکس کی واپسی دینے کے لیے قانون سازی کرنے کا مجاز تھا۔ یہ اعلان کرنے کے اختیار کو خارج کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ رقم واپسی کا دعویٰ صرف اس شخص کے ذریعے کیا جائے گا جس سے ڈیلر نے سیلز ٹیکس کے طور پر یا دوسری صورت میں رقم وصول کی ہو۔

ایکٹ کی دفعہ 9 بی، شق 3 کے تحت، اگر ٹیکس دہندہ کی طرف سے وصول کی گئی رقم ٹیکس کے طور پر قابل ادائیگی رقم سے تجاوز کر گئی ہے تو ایسی رقم سرکاری خزانے میں جمع کی جانی چاہیے، اور اس طرح کی رقم میں کوئی فائدہ مند سود نہ رکھنے والے ٹیکس دہندہ کے لیے یہ قانون کہ اس رقم کا دعویٰ صرف ان افراد کے ذریعے کیا جائے گا جنہوں نے ڈیلروں کو سیلز ٹیکس کے طور پر رقم ادا کی ہے، عام لوگوں کے مفاد میں رقم واپسی حاصل کرنے کے ٹیکس دہندہ کے حق پر عائد ایک معقول پابندی ہے، اور یہ آئین کے آرٹیکل 19 (1) (ایف) کی دفعات کی خلاف ورزی نہیں کرتا ہے۔ اگر ٹیکس دہندگان اپنی طرف سے جمع کی گئی رقم کو سرکاری خزانے میں سیل ٹیکس کے طور پر جمع کرنے کی اپنی قانونی ذمہ داری پوری کرتے ہیں تو انہیں ان افراد کی طرف سے رقم واپسی کے کسی دعوے کا سامنا نہیں کرنا پڑ سکتا جن سے ٹیکس وصول کیا جاتا ہے، حالانکہ ایسے افراد پہلی بار میں ٹیکس ادا کرنے کے ذمہ دار نہیں تھے۔

دیوانی اپیل کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 273 سے 277 آف 1960۔

سپریم کورٹ کی طرف سے 15 دسمبر 1958 کے اپنے حکم کے ذریعے، 4 فروری 1957 کے فیصلے اور حکم سے، ہائی کورٹ آف اٹریسہ کے او جے سی نمبر 184 سے 188 1955 میں خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل کی گئی۔

اپیل گزاروں کی طرف سے ہندوستان کے ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل ایچ این سنیل اور بی پی مکیشوری (سی۔ اے ایس میں)۔ 1960 کے نمبر 273 اور 274) اور جواب دہندگان (سی۔ اے ایس میں)۔ نمبر 275-277 آف 1960۔

سی کے دپھتری، سالیسیٹر جنرل آف انڈیا، بی بی ایل آئیٹنگ اور ٹی ایم، سین، جواب دہندگان کے لیے (سی۔ اے ایس میں)۔ 1960 کے نمبر 273 اور 274) اور اپیل کنندگان (سی۔ اے ایس میں نمبر 275-277 آف 1960۔

24 مارچ 1961 عدالت کا فیصلہ بذریعہ سنایا گیا۔

جسٹس شاہ۔ دی اور بینٹ پیپر ملز لمیٹڈ، جسے بعد میں ٹیکس دہندگان کہا جاتا ہے، ایک پبلک لمیٹڈ کمپنی ہے جس کا رجسٹرڈ دفتر ریاست اٹریسہ کے ضلع سمبل پور کے برج راج نگر میں ہے۔ ٹیکس دہندگان کاغذ اور کاغذ کے بورڈ بنانے والے ہوتے ہیں اور اٹریسہ سیلز ٹیکس ایکٹ 1947 کے تحت ڈیلروں کے طور پر رجسٹرڈ ہوتے ہیں۔ جسے اس کے بعد ایکٹ کہا جاتا ہے۔ گدھے خریداروں سے ان کے ذریعے کی جانے والی تمام فروخت پر بشمول دوسری ریاستوں میں ڈیلروں کو کی جانے والی فروخت پر ٹیکس وصول کرتے تھے۔ 31 مارچ 1950، 30 جون 1950، 30 ستمبر 1950، 31 دسمبر 1950 اور 31 مارچ 1951 کو ختم ہونے والی سہ ماہیوں کے لیے، ٹیکس دہندگان نے سیلز ٹیکس ادا کیا جس کا اندازہ اسٹنٹ کلکٹر آف سیلز ٹیکس نے ان کے کاروبار پر لگایا تھا، جس میں ریاست اٹریسہ سے باہر کی فروخت بھی شامل تھی۔

اس عدالت کے ریاست بمبئی اور ایک اور بمقابلہ یونائیٹڈ موٹرز (انڈیا) لمیٹڈ اور دیگر (1953) ایس سی آر 1069) میں فیصلہ سنانے کے بعد ٹیکس دہندگان نے ریاست اٹریسہ سے باہر

استعمال کے لیے بھیجے گئے سامان کے سلسلے میں ادا کیے گئے ٹیکس کے قانون کی دفعہ 14 کے تحت رقم کی واپسی کے لیے درخواست کی جس میں کہا گیا کہ اس عدالت کے ذریعے خارج کیے گئے قانون کے مطابق، ریاست سے باہر فروخت کے لین دین قانون کے تحت قابل ٹیکس نہیں تھے کیونکہ وضاحت کے ساتھ پڑھے جانے والے آئین کے آرٹیکل 286(1)(اے) کے ذریعے پابندی عائد کی گئی تھی۔ اسسٹنٹ سیکرٹری ٹیکس آفیسر نے رقم کی واپسی سے انکار کر دیا اور بورڈ آف ریونیو نے اس حکم کی تصدیق کی۔ ٹیکس لگانے والے حکام کے خیال میں، پانچ ادوار کے سلسلے میں تشخیص کے احکامات مختلف تاریخوں پر حتمی ہو گئے تھے جن پر وہ بنائے گئے تھے اور صرف اس وجہ سے دوبارہ کھولے جانے کے ذمہ دار نہیں تھے کہ لین دین پر لاگو قانون کو ٹیکس لگانے والے حکام نے صحیح طریقے سے سراہا نہیں تھا۔ بورڈ آف ریونیو کے احکامات کے خلاف تصدیق اور میٹنڈمس کی رٹس کے لیے ٹیکس دہندگان کی طرف سے دائر درخواستوں میں، اڑیسہ کی ہائی کورٹ نے فیصلہ دیا کہ رقم کی واپسی کے لیے درخواست دینے کے ڈیلر کے حق پر واحد پابندی جو "ایکٹ کے دفعہ 14 کے چاروں کونوں میں پائی جاتی ہے" اس دفعہ کی شق کے ذریعے مقرر کردہ حد کا قانون ہونے کی وجہ سے، زیر بحث لین دین ٹیکس کے ذمہ دار نہیں ہیں کیونکہ وہ بین ریاستی لین دین تھے، جمع کردہ ٹیکس کو مقررہ مدت کے اندر جمع کی گئی درخواستوں پر واپس کیا جانا چاہیے۔ اس کے بعد ہائی کورٹ نے فیصلہ دیا کہ پہلی دوسہ ماہیوں کے لیے ادا کیے گئے ٹیکس کی وصولی کو حد سے روک دیا گیا تھا لیکن باقی تین سہ ماہیوں کے لیے ادا کیے گئے ٹیکس کی وصولی نہیں کی گئی تھی، اور آخری تین سہ ماہیوں کے سلسلے میں ٹیکس کی واپسی کی ہدایت کرتے ہوئے ایک حکم جاری کیا۔ ریاست اڑیسہ اور ٹیکس دہندگان نے ان پانچ اپیلوں کے ذریعے ہائی کورٹ کے فیصلے کے خلاف خصوصی اجازت کے ساتھ اپیل کی ہے۔

ریاست اڑیسہ کے وکیل کا موقف ہے کہ کوئی رقم کی واپسی نہیں دی جاسکتی کیونکہ تشخیص کے احکامات حتمی ہو چکے تھے اور ایکٹ کی دفعہ 14 کا اطلاق صرف رقم کی واپسی کے معاملات پر ہوتا ہے جس میں ایک اعلیٰ ٹیکس لگانے والا اتھارٹی تشخیص کے حکم کے خلاف اپیل یا نظر ثانی میں ہدایت دیتا ہے یا اعلان کرتا ہے کہ ٹیکس مناسب طریقے سے وصول نہیں کیا گیا ہے، اور یہ تشخیص کے ان معاملات پر لاگو نہیں ہوتا ہے جو حتمی ہو چکے ہیں، چاہے وہ قانون کے غلط نقطہ نظر پر ہی کیوں نہ ہو۔ ٹیکس دہندگان ہائی کورٹ کے اس نظریے کی حمایت کرتے ہیں کہ دفعہ 14 رقم کی واپسی کے تمام دعووں پر لاگو ہوتی ہے اور یہ بھی دعویٰ کرتے ہیں کہ پہلی دوسہ ماہیوں کے لیے ادا کیے گئے ٹیکس کی وصولی کو حدود کے قانون سے روکا نہیں گیا تھا۔

ان اپیلوں کے مقاصد کے لیے فریقین کے متعلقہ تنازعات پر غور کرنا غیر ضروری ہے۔ ہمارے خیال میں ٹیکس دہندگان کا دعویٰ ناکام ہونا چاہیے کیونکہ اٹریسہ مقننہ کے ذریعے ایکٹ میں ماضی سے متعلق ترمیم کی گئی ہے۔ دفعہ 14 اے کے ذریعے جسے اٹریسہ سیلز ٹیکس (ترمیم) ایکٹ، 1958 کے 28 کے ذریعے شامل کیا گیا تھا، یہ فراہم کیا گیا تھا :

”اس ایکٹ میں موجود کسی بھی چیز کے باوجود جہاں کوئی رقم یا تو کسی شخص کے ذریعے دفعہ 9 بی کی ذیلی دفعہ (3) کے تحت جمع کی جاتی ہے یا کسی ڈیلر کے ذریعے ٹیکس کے طور پر ادا کی جاتی ہے اور جہاں ایسی رقم یا اس کا کوئی حصہ ایسے شخص یا ڈیلر کے ذریعے قابل ادائیگی نہیں ہے، اس طرح کی رقم یا اس کے کسی حصے کی واپسی کا دعویٰ صرف اس شخص کے ذریعے کیا جاسکتا ہے جس سے اس شخص یا ڈیلر نے حقیقت میں ایسی رقم وصول کی ہو چاہے وہ سیلز ٹیکس کے ذریعے ہو یا دوسری صورت میں اور دفعہ 14 کی شق میں فراہم کردہ حد کی مدت مذکورہ بالا دعووں پر لاگو ہوگی۔“

شرائط میں، دفعہ فراہم کرتا ہے کہ ادا کردہ ٹیکس کی واپسی جو ڈیلر ادا کرنے کا ذمہ دار نہیں تھا، صرف اس شخص کے ذریعے دعویٰ کیا جاسکتا ہے جس سے ڈیلر نے اصل میں اسے وصول کیا ہے چاہے وہ سیلز ٹیکس کے طور پر ہو یا دوسری صورت میں۔ لہذا یہ دفعہ ٹیکس دہندگان کو عام قانون کے اس حق سے محروم کرتا ہے کہ وہ قانون کی غلطی کے تحت ٹیکس کے طور پر ادا کی گئی رقم کی واپسی کا دعویٰ کریں کہ یہ ٹیکس لگانے والی اتھارٹی کے ذریعے وصولی کے قابل تھی۔ ٹیکس دہندگان کے وکیل اس بات پر اختلاف نہیں کرتے کہ ترمیم شدہ شق کے ذریعے اسے ٹیکس کی واپسی حاصل کرنے کے حق سے مقننہ انکار کرتا ہے۔ ان کا موقف ہے کہ یہ قانون ریاستی مقننہ کی اہلیت سے باہر ہے اور کسی بھی صورت میں یہ کالعدم ہے کیونکہ یہ آئین کے آرٹیکل 19 (1) (ایف) کے تحت ضمانت شدہ بنیادی حق پر غیر معقول پابندی عائد کرتا ہے۔

آئین کے شیڈول 7 کی فہرست دوم کے آئٹم 54 کے مطابق، ریاستی مقننہ بلاشبہ کاغذات اور پیپر بورڈز کی فروخت یا خریداری پر ٹیکس کے حوالے سے قانون سازی کرنے کا مجاز تھا۔ ٹیکس کے حوالے سے قانون سازی کرنے کا اختیار ٹیکس عائد کرنے، ٹیکس جمع کرنے کے لیے مشینری تجویز کرنے، ان افسران کو نامزد کرنے کے لیے جن کے ذریعے ذمہ داری نافذ کی جاسکتی ہے اور ان افسران کے اختیار، ذمہ داریوں اور معاوضے کو تجویز کرنے کے اختیار کو سمجھتا ہے۔ آئین کے شیڈول میں قانون سازی کے متنوع سربراہان قانون سازی کی اہلیت کے دائرے کی حد بندی کرتے ہیں اور ان تمام معاملات کو شامل کرتے ہیں جو بنیادی سربراہ کے ذیلی یا ذیلی ہیں۔ اس لیے ریاست اٹریسہ کی مقننہ نامناسب یا غیر قانونی

طور پر اکٹھا کیے گئے ٹیکس کی واپسی دینے کے ذیلی یا ذیلی معاملے کے سلسلے میں اختیارات کا استعمال کرنے کی مجاز تھی، اور اس سلسلے میں مقننہ کی اہلیت کا تعین ٹیکس دہندگان کے وکیل کے ذریعے نہیں کیا جاتا ہے۔ اگر غلط طریقے سے جمع کردہ سیلز ٹیکس کی واپسی دینے کے لیے قانون سازی کرنے کی اہلیت دی جاتی ہے، تو کیا یہ اعلان کرنے کے اختیار کو خارج کرنے کی کوئی وجہ ہے کہ رقم واپسی کا دعویٰ صرف اس شخص کے ذریعے کیا جائے گا جس سے ڈیلر نے سیلز ٹیکس کے ذریعے یا دوسری صورت میں رقم وصول کی ہو؟ ہمیں کوئی نظر نہیں آتا۔ سوال قانون سازی کی اہلیت کا ہے اور اس سلسلے میں مقننہ کے اختیار پر کوئی واضح یا مضمر پابندی عائد نہیں کی گئی ہے۔

آئین کا آرٹیکل 19(1)(ا) (ایف) شہریوں کو جائیداد حاصل کرنے، رکھنے اور ٹھکانے لگانے کے حق کا تعین کرتا ہے۔ لیکن یہ حق شق (5) کے ذریعے کسی بھی موجودہ یا ممکنہ قانون کے نفاذ سے مشروط ہے، جہاں تک کہ یہ عام لوگوں کے مفاد میں اس حق کے استعمال پر معقول پابندیاں عائد کرتا ہے۔ یہ فرض کرتے ہوئے کہ ٹیکس کی واپسی صرف ان خریداروں کو کی جائے گی جن سے ٹیکس ڈیلروں نے وصول کیا ہے اور ان ڈیلروں کو نہیں جنہوں نے ٹیکس ادا کیا ہے آرٹیکل 19(1)(ا) (ایف) کے تحت بنیادی حق محدود ہے، ہم یہ قرار دینے سے قاصر ہیں کہ ایکٹ کی دفعہ 14 اے کے ذریعے لگائی گئی پابندی عام لوگوں کے مفاد میں نہیں ہے۔ قانون ساز نے ایکٹ کے دفعہ 9(ب) (1) کے ذریعے رجسٹرڈ ڈیلروں کو خریداروں سے ٹیکس وصول کرنے کا اختیار دیا جو انہیں اپنے کاروبار پر ادا کرنا پڑ سکتا ہے۔ اس لیے ٹیکس دہندگان کے ذریعے جمع کی گئی رقوم بنیادی طور پر ٹیکس دہندگان کی نہیں بلکہ خریداروں کی تھیں۔ اس غلط مفروضے پر کہ ٹیکس قابل ادائیگی تھا، ٹیکس وصول کنندگان کے ذریعے وصول کیا جاتا تھا اور ریاست کو ادا کیا جاتا تھا۔ ایکٹ کے دفعہ 9(ب) شق (3) کے تحت، جیسا کہ یہ مادی وقت پر تھا، کسی بھی شخص کے ذریعے کسی بھی سامان کی فروخت پر ٹیکس کے طور پر وصول کی گئی رقوم، ایکٹ کی کسی بھی دوسری شق میں شامل کسی بھی چیز کے باوجود، اس کے ذریعے سرکاری خزانے میں اس مدت کے اندر جمع کی جائیں گی جو اس طرح وصول کی گئی رقم اس فروخت کے سلسلے میں ٹیکس کے طور پر قابل ادائیگی رقم سے تجاوز کر گئی ہو یا اگر اس کے سلسلے میں کوئی ٹیکس قابل ادائیگی نہ ہو۔ چونکہ ٹیکس دہندگان کی طرف سے جمع کیا گیا ٹیکس خریداروں سے فروخت کے سلسلے میں قابل فہم نہیں تھا، اس لیے اسے ریاست کے پاس جمع کرنے کی ایک قانونی ذمہ داری پیدا ہوئی اور اس ٹیکس کو تشخیص کے تحت ادا کرنے سے، ٹیکس دہندگان کو اس تقاضے کی تعمیل کرنے والا سمجھا جانا چاہیے۔ لیکن ٹیکس کی رقم ایکٹ کی دفعہ 9(ب) کے تحت حکومت اٹریسہ کے پاس جمع کے طور پر رہ

گئی۔ اگر ان ٹیکس دہندگان کو، جن کا ان رقوم میں کوئی فائدہ مند سود نہیں تھا، جمع شدہ ٹیکس سے منافع کمانے سے روکنے کے لیے مقننہ نے یہ قانون نافذ کیا کہ اس طرح جمع کی گئی رقم کا دعویٰ صرف ان افراد کے ذریعے کیا جائے گا جنہوں نے ڈیلر کو رقم ادا کی تھی نہ کہ ڈیلر کے ذریعے، تو یہ ماننا ضروری ہے کہ ٹیکس دہندگان کے رقم واپسی حاصل کرنے کے حق پر پابندی عام لوگوں کے مفاد میں قانونی طور پر محدود تھی۔

ٹیکس دہندگان کے وکیل نے دعویٰ کیا کہ انہیں خریداروں کی طرف سے جمع کی گئی رقم کو ریاستی حکومت کے پاس جمع کرنے یا ادا کرنے کے بعد بھی ٹیکس کے طور پر ادا کرنے پر مجبور ہونے کا خطرہ ہے، اور ایک قانونی شق جو انہیں رقم واپسی کا دعویٰ کرنے کے حق سے محروم کرتی ہے، ایک غیر معقول پابندی ہے، کیونکہ وہ خریداروں کو رقم ادا کرنے کی ذمہ داری کے تحت ہیں لیکن وہ خود کو اس ریاست کا سہارا لے کر ادانہیں کر سکتے جس کے پاس رقم ہے۔ لیکن دفعہ 9 بی کے مطابق، ٹیکس دہندگان خریداروں سے قانونی طور پر وصول کی جانے والی رقم سے زیادہ رقم ٹیکس کے طور پر جمع کرنے کے ذمہ دار تھے۔ جب تشخیص کے احکامات کے تحت انہوں نے ریاست کو رقم ادا کی، تو دفعہ 9 بی کے تقاضوں کی تعمیل کی گئی اور رقم ریاست کے پاس جمع میں رہ گئی، اس ذمہ داری کے تابع، اگر کوئی مطالبہ مقررہ مدت کے اندر کیا گیا تھا، تو اسے ان افراد کو بحال کرنے کے لیے جن سے ٹیکس دہندگان نے اسے وصول کیا تھا۔ ہم یہ نہیں سمجھتے کہ اس بات کی کوئی وجہ ہے کہ خریداروں کی طرف سے جمع کردہ ٹیکس کو واپس کرنے کے لیے ان کے کہنے پر ٹیکس دہندگان کو کسی قابل نفاذ دعوے کا سامنا کرنا پڑے گا اگر انہوں نے اسے ان کی قانونی ذمہ داری کو نبھانے کے لیے ریاست کے پاس جمع کیا ہے۔

اس لیے 1960 کی 273 اور 274 نمبر کی اپیلوں کو خارج کر دیا جائے گا اور 1960 کی 275 سے 277 نمبر کی اپیلوں کی اجازت دی جائے گی۔ چونکہ ریاست ہائی کورٹ کے ذریعے فیصلہ سنائے جانے کے بعد نافذ کردہ قانون پر انحصار کرنے میں کامیاب ہو جاتی ہے، اس لیے ہم ہدایت دیتے ہیں کہ اس عدالت میں اپیلوں کے اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں ہوگا۔

1960 کی 273 اور 274 نمبر کی اپیلیں مسترد کر دی گئیں۔

1960 کی 275 سے 277 تک کی اپیلوں کی اجازت دی گئی۔